Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹ | رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۴ رجب ۱۳۹۷ھ ۲۲ احسان ۱۳۵۶ ہش ۲۲ جون ۱۹۷۷ء | نمبر ۱۳۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۲ احسان۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

گرمی اور دانت کی تکلیف کی وجہ سے طبیعت تا حال ناساز ہے

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

محترم مولانا عبداللطیف صاحب بہاولپوری بعارضہ بندش پیشاب بیمار ہیں اور بغرض علاج میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ مکرم مولانا صاحب موصوف سلسلہ کے ایک بزرگ اور دعاگو وجود ہیں احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس

فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس ۲۷ جون تا ۱۱ جولائی لگائی جا رہی ہے۔ اِس سال رہائش کی دقتیں ہیں۔ زیرِ تعمیر مہمان خانہ ابھی مکمل نہیں ہوا۔ آنے والی طالبات کا انتظام احبابِ جماعت دو ہفتہ کے لئے اپنے رشتہ داروں کے گھر کر لیں۔ لجنات جلد از جلد اطلاع دیں کہ کتنی بچیاں آ رہی ہیں اور کہاں کہاں ٹھہر رہی ہیں تا کہ کلاس میں ان کی نگرانی کی جا سکے۔ سوائے انتہائی مجبوری کے دفتر لجنہ میں ٹھہرانے کا انتظام نہیں کیا جا سکتا۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

فوری ضرورت

جماعتی کام کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف منیف براہین احمدیہ حصہ اوّل تا چہارم ایڈیشن اوّل کی فوری ضرورت ہے جن احباب کے پاس یہ کتاب موجود ہو مہربانی فرما کر پتہ ذیل پر مطلع فرماویں۔ ایڈیشن اوّل ۱۸۸۰ء میں مطبع سفیر ہند امرتسر میں طبع ہوا تھا۔

انچارج خلافت لائبریری ربوہ

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اِنسان کی عملی اور اِعتقادی غلطیاں ہی عذاب کی جڑ ہیں

نجات وہی پائے گا جو بد اعتقادی اور بد عملی کی آگ سے دُور رہے گا

"اِنسان کی عملی اور اعتقادی غلطیاں ہی عذاب کی جڑ ہیں۔ وہی درحقیقت خدا تعالیٰ کے غضب سے آگ کی صورت پر متمثل ہوں گی اور جس طرح پتھر پر سخت ضرب لگانے سے آگ نکلتی ہے اسی طرح غضبِ الٰہی کی ضرب انہی بد اعتقادیوں اور بدعملیوں سے آگ کے شعلے نکالے گی اور وہی آگ بد اعتقادوں اور بدکاروں کو کھا جائے گی جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ بجلی کی آگ کے ساتھ خود انسان کی اندرونی آگ شامل ہو جاتی ہے تب دونوں مل کر اس کو بھسم کر دیتی ہیں۔ اسی طرح غضبِ الٰہی کی آگ بد اعتقادی اور بدعملی کی آگ کے ساتھ ترکیب پا کر انسان کو جلا دے گی۔ اسی طرف اشارہ کر کے اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے نار اللّٰہ الموقدۃ الّتی تطلع علی الافٔدۃ یعنی جہنّم کیا چیز ہے وہ خدا کے غضب کی آگ ہے جو دلوں پر بھڑکے گی یعنی وہ دل جو بد اعمالی اور بد اعتقادی کی آگ اپنے اندر رکھتے ہیں وہ غضبِ الٰہی کی آگ سے اپنے آگ کے شعلوں کو مشتعل کریں گے۔ تب یہ دونوں قسم کی آگ باہم مل کر ایسا ہی ان کو بھسم کرے گی جیسا کہ صاعقہ گرنے سے انسان بھسم ہو جاتا ہے۔ پس نجات وہی پائے گا جو بد اعتقادی اور بدعملی کی آگ سے دُور رہے گا۔ سو جو لوگ ایسے طور کی زندگی بسر کرتے ہیں کہ نہ تو سچّی خدا شناسی کی وجہ سے ان کے اعتقاد درست ہیں اور نہ وہ بد اعمالیوں سے باز رہتے ہیں بلکہ دلیری سے گناہ کرتے ہیں وہ کیونکر نجات پا سکتے ہیں۔ یہ بے چارے اب تک سمجھے نہیں کہ درحقیقت ہر ایک انسان کے اندر ہی دوزخ کا شعلہ اور اندر ہی نجات کا چشمہ ہے۔ دوزخ کا شعلہ فرو ہونے سے خود نجات کا چشمہ جوش مارتا ہے۔ اُس عالم میں خدا تعالیٰ یہ سب باتیں محسوسات کے رنگ میں مشاہدہ کرا دے گا!!"

(ست بچن مطبوعہ ۱۸۹۵ء صـ۱۴۳)

پبلشر:۔ مسعود احمد۔ پرنٹر:۔ سید عبدالحی۔ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۲ احسان ۱۳۴۱ ہش
۲۲ جون ۱۹۶۲ء

اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل اور انسان کی انتہائی خوش نصیبی

اللہ تعالیٰ اصلاحِ خلق کی غرض سے جب بھی اپنے کسی مامور کو دنیا میں مبعوث فرماتا ہے تو وہ ان لوگوں سے جن کی طرف وہ مامور مبعوث ہوتا ہے یہ توقع رکھتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے مبعوث کردہ مامور پر ایمان لائیں اور نہ صرف یہ کہ ایمان لائیں بلکہ ایمان لانے کے بعد اپنی زندگیوں اور اپنے مالوں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کر کے اس کے اعیان و انصار میں داخل ہوں اور اس وقت تک اپنی زندگیوں اور اپنے مالوں کو اس راہ میں وقف کرتے چلے جائیں جب تک کہ حق پورے طور پر غالب نہ آجائے۔

چنانچہ جب اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام بنی نوع انسان کی طرف رسول بنا کر بھیجا تو قرآن مجید میں لوگوں کو مخاطب کر کے انہیں صرف اللہ اور رسولؐ پر ایمان لانے ہی کی تلقین نہیں کی بلکہ انہیں رسولؐ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے دین کی راہ میں اپنے اموال خرچ کرنے اور اس طرح غلبۂ حق کی مہم میں پورے اخلاص اور جذب و جوش کے ساتھ شامل ہونے کی بھی ہدایت فرمائی۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ نے اسی زمانہ کے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

"اٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَکُمْ مُّسْتَخْلَفِیْنَ فِیْہِ ؕ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَاَنْفَقُوْا لَہُمْ اَجْرٌ کَبِیْرٌ" (الحدید آیت ۸)

ترجمہ: اے لوگو! اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور جن (جائیدادوں اور اموال) کا (پہلی قوموں کے بعد) تم کو مالک بنایا ہے اس میں سے خرچ کرو اور تم میں سے جو مومن ہیں اور خدا کی راہ میں خرچ کرتے رہتے ہیں ان کو بہت بڑا اجر ملے گا۔

اس آیت سے ظاہر ہے کہ مامور من اللہ پر محض ایمان لانا ہی کافی نہیں ہوتا بلکہ ایمان لانے کے بعد مامور من اللہ کے اعیان و انصار میں داخل ہو کر مامور من اللہ کے مشن کو کامیاب بنانے کی مہم میں عملاً حصہ لینا ضروری ہوتا ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو نہیں بلکہ عام لوگوں کو جو ابھی ایمان نہیں لائے تھے مخاطب کیا ہے اور انہیں صرف اللہ اور رسولؐ پر ایمان لانے ہی کی تلقین نہیں کی ہے بلکہ ایمان لانے کے ساتھ ہی اپنے اموال کو غلبۂ اسلام کی راہ میں خرچ کرنے کی بھی تاکید فرمائی ہے اور واضح فرمایا ہے کہ جو لوگ اللہ اور رسولؐ پر ایمان لائیں گے اور ایمان لانے کے بعد اللہ کی راہ میں اپنے مالوں کو خرچ کریں گے انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس جہان میں بھی اور اگلے جہان میں بھی بہت بڑا اجر ملے گا۔

اسی سورۃ میں آگے چل کر اللہ تعالیٰ نے براہِ راست مومنوں کو مخاطب کیا اور انہیں غلبۂ حق کی مہم کو کامیاب بنانے کے سلسلہ میں اپنی زندگیاں اور اپنے مال خدا کی راہ میں وقف کرنے کی تلقین فرمائی اور یہ امر ان کے ذہن نشین کرایا کہ جو لوگ اسلام کے غالب آنے سے قبل صعوبت اور تکلیف کے زمانہ میں اپنے اموال اس راہ میں خرچ کریں گے وہ درجہ میں ان لوگوں سے بہت بڑھ کر ہوں گے جو غلبہ کے بعد ایمان لا کر اپنا مال خدا کی راہ میں خرچ کریں گے۔ چنانچہ فرمایا:۔

"وَمَا لَکُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلِلّٰہِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ لَا یَسْتَوِیْ مِنْکُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ؕ اُولٰٓئِکَ اَعْظَمُ دَرَجَۃً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا ؕ وَکُلًّا وَّعَدَ اللّٰہُ الْحُسْنٰی ؕ وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ" (الحدید آیت ۱۱)

ترجمہ: اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کے راستہ میں خرچ نہیں کرتے حالانکہ آسمان اور زمین کی میراث اللہ ہی کی ہے۔ اے مومنو! فتح سے پہلے جس نے خدا کی راہ میں خرچ کیا اور جہاد میں حصہ لیا وہ اُس کے برابر نہیں ہو سکتا جس نے فتح کے بعد خرچ کیا اور فتح کے بعد جہاد میں حصہ لیا۔ فتح (یعنی غلبہ) سے پہلے خرچ کرنے والے اور جہاد میں حصہ لینے والے درجہ میں بہت زیادہ ہیں۔ اور اللہ نے دونوں قسم کے لوگوں سے نیکی کا وعدہ کیا ہے اور اللہ تمہارے اعمال سے خوب اچھی طرح واقف ہے۔

اس آیت سے بھی یہی ثابت ہے کہ مامور من اللہ پر ایمان لانے کے بعد مومنوں پر یہ فرض ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے مالوں کو اپنا نہ سمجھیں بلکہ لِلّٰہِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کے مطابق اس کو اللہ کا عطیہ سمجھیں اور اسے فی الحقیقت اللہ ہی کا مال تصور کریں اور پھر اسے خدا کی راہ میں خرچ کرنے میں ہرگز بخل سے کام نہ لیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو جنہیں ابتداء میں مامور من اللہ کی دعوت کو قبول کرنے اور ایمان لانے کی سعادت نصیب ہوتی ہے ان کی ایک بہت بڑی خوش بختی اور خوش نصیبی یاد دلائی ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں غلبۂ حق کے رونما ہونے سے قبل مالی اور جانی قربانیاں پیش کرنے کا موقع عطا کیا ہے۔ وہ ان لوگوں کے مقابلہ میں جو غلبۂ حق رونما ہونے کے بعد کے زمانہ میں قربانیاں پیش کریں گے عند اللہ درجہ میں بہت بڑھ کر ہوں گے۔ اگرچہ ثواب دونوں ہی کو ملے گا اور سب علی حسب الاخلاص اپنا اپنا اجر پائیں گے لیکن درجہ میں وہی فائق شمار ہوں گے جو غلبۂ حق سے قبل کے زمانہ میں قربانیاں پیش کر کے حق کے غلبہ کو منصۂ شہود پر لانے کی عظیم جدوجہد میں دل و جان سے شریک ہوں گے۔ سو جو لوگ غلبہ سے قبل کے زمانہ میں ایمان لانے کی سعادت سے بہرہ ور ہوتے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ مالی قربانیاں پیش کرنے کے ذریعہ محض اجر و ثواب ہی نہیں بلکہ بلند درجات حاصل کرنے کا انمول موقع عنایت کرتا ہے اور یہ امر ان کی بہت بڑی خوش بختی پر دلالت کرتا ہے۔

اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرامؓ کو جو ابتداء ہی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور انہوں نے اسلام کی خاطر دکھ اٹھائے اور قربانیاں پیش کیں اَلسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ کے معزز لقب سے سرفراز فرمایا جیسا کہ قرآن مجید کی آیت وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ (التوبۃ آیت ۱۰۰) سے ظاہر ہے اور اس کے بالمقابل وہ لوگ جو اسلام کا غلبہ ظاہر ہونے کے بعد ایمان لائے انہیں صرف الناس یعنی عام لوگ قرار دیا جیسا کہ آیۂ کریمہ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ ۙ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا (النصر آیات ۲، ۳) سے ظاہر ہے۔

الغرض غلبۂ حق کی خاطر مالی و جانی قربانیاں پیش کرنا حقیقی ایمان کی ایک لازمی شرط ہے۔ مالی و جانی قربانیوں کے بغیر ایمان متحقق ہی نہیں ہوتا۔ اور جو لوگ حق کا غلبہ ظاہر ہونے سے قبل ابتداء میں ایمان لاتے اور اس کی خاطر مالی و جانی قربانیاں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں وہ اَلسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ کے مقدس زمرہ میں شمار ہوتے ہیں اور اللہ کے ہاں ان کو بڑے درجات عطا کئے جاتے ہیں۔ ابتداء میں ایمان لانا اور غلبۂ حق کی خاطر مالی و جانی قربانیاں پیش کرنا انسان کی بہت بڑی خوش نصیبی پر دلالت کرتا ہے ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔

حضرت مولانا ابوالعطاء جالندھریؓ کی یاد میں

اک مردِ حق نے سب کی دعا لی۔ چلا گیا
دنیا پہ اک نگاہ سی ڈالی۔ چلا گیا

حفظِ حصارِ دیں کے لئے وقف ہو گیا
ترکش کو اپنے کر کے وہ خالی۔ چلا گیا

طرزِ بیاں میں جس کی محبت کا سحر تھا
دنیا سے وہ خطیبِ مثالی۔ چلا گیا

اپنوں ہی کا نہیں جسے غیروں کا غم بھی تھا
وہ صاحبِ صفاتِ جمالی۔ چلا گیا

آئے گی اب نہ گلشنِ دیں میں کبھی خزاں
دے کر وہ اپنے خون کی لالی۔ چلا گیا

جس کو خطابِ خالدِ عصرِ رواں ملا
ظاہر تھی جس سے شانِ جلالی۔ چلا گیا

میداں میں شیر، بزم میں آوازِ عندلیب
جس کی روش تھی سب سے نرالی۔ چلا گیا

احمدؐ عطا تھی جس کی اسی کے حضور میں
ابوالعطاءؓ وہ بندۂ عالی۔ چلا گیا

(بشیر الدین احمد۔ شالامار ٹاؤن لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبلیغِ اسلام کے تین بنیادی اصول

حکومتِ وقت کی اطاعت اور قانون کا احترام ہمارا اصول ہے

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب فاضل مبلغ انچارج سورینام مشن

(سورینام ریڈیو سے نشر کیا گیا)

خدا تعالیٰ کے مامور دلوں کی اصلاح کے لئے آتے ہیں۔ دلوں میں خدا تعالیٰ پر زندہ ایمان اور پاک اخلاق پیدا کرنے اور ان کو صلح کاری کی راہوں پر چلانے کے لئے آتے ہیں۔ ان کا ظاہری حکومت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ وہ صرف پُرامن ماحول اور مذہب و عقیدہ کے بارہ کی آزادی کا حق مانگتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تبلیغِ اسلام کے لئے اپنی جماعت کو تین بنیادی اصولوں کی ہدایت فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"ہماری تمام نصائح کا خلاصہ تین امر ہیں۔ اوّل یہ خدا تعالیٰ کے حقوق کو یاد کر کے اُس کی اطاعت اور عبادت میں مشغول رہنا۔ اس کی عظمت کو دل میں بٹھانا اور اس سے سب سے زیادہ محبت رکھنا اور اُس سے ڈر کر نفسانی جذبات کو چھوڑنا اور اُس کو واحد لاشریک جاننا اور اُس کے لئے پاک زندگی رکھنا اور کسی انسان یا دوسری مخلوق کو اس کا مرتبہ نہ دینا اور درحقیقت اس کو تمام روحوں اور جسموں کا پیدا کرنے والا اور مالک یقین کرنا۔ دوم یہ کہ تمام بنی نوع کے ساتھ ہمدردی سے پیش آنا اور حتی المقدور ہر ایک سے بھلائی کرنا اور کم سے کم یہ کہ بھلائی کا ارادہ رکھنا۔ سوم یہ کہ جس گورنمنٹ کے زیرِ سایہ خدا نے ہم کو کر دیا ہے ۔۔۔۔ جو ہماری آبرو اور جان اور مال کی محافظ ہے اس کی سچی خیر خواہی کرنا اور ایسے مخالفِ امن امور سے دُور رہنا جو اُس کو تشویش میں ڈالیں۔ یہ اصولِ ثلاثہ ہیں جن کی محافظت ہماری جماعت کو کرنی چاہیئے اور جن میں اعلیٰ سے اعلیٰ نمونے دکھانے چاہئیں"

(تبلیغِ رسالت ششم ص۱۶۵)

یہ ہیں وہ تین اصول جن پر جماعتِ احمدیہ کے افراد کا عمل ہے۔ یہی وہ محور ہے جس کے گرد احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تبلیغ کا کام تمام دنیا میں ہو رہا ہے۔ خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق پیدا کرنا، دعائیں کرنا اور خدا کی مدد و فضل کو حاصل کرتے ہوئے تمام انسانوں سے پیار کرنا، اُن سے محبت کرنا، ان کی سچی خیر خواہی کرنا اور حکومتِ وقت کی فرمانبرداری اور اطاعت اور سچی ہمدردی کرنا انہی تین باتوں پر عمل کرتے ہوئے دنیا کے کونے کونے میں اسلام کا جھنڈا احمدی مبلغین کے ذریعہ لہرایا جا رہا ہے جس جھنڈے پر لکھا ہوا ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

جماعت احمدیہ ان اصولوں پر کس حد تک عمل کرنے میں کامیاب ہوئی ہے ایک غیر احمدی سُنّی مسلمان محمد اسلم صحافی کے الفاظ میں سنیئے۔ فرماتے ہیں:۔

"جو کچھ میں نے احمدی قادیان میں جا کر دیکھا وہ خالص اور بے ریا توحید پرستی تھی اور جس طرف نظر اُٹھتی تھی قرآن ہی قرآن نظر آتا تھا۔ قادیان کی احمدی جماعت کو عملی صورت میں اپنے اس دعویٰ میں بڑی حد تک سچا پایا کہ وہ دنیا میں اسلام کو پُرامن صلح کے طریقوں سے تبلیغ و اشاعت کے ذریعے ترقی دینے کے اہل ہیں اور وہ ایسی جماعت ہے جو دنیا میں عموماً قرآن مجید کے خالصاً للہ پیرو اور اسلام کی فدائی ہے ۔۔۔

۔۔۔ احمدی جماعت کے افراد کو دیکھا گیا تو انفرادی طور پر ہر ایک کو توحید کے نشے میں سرشار پایا، قرآن مجید کے متعلق جس قدر صادقانہ محبت اس جماعت میں میں نے قادیان میں دیکھی کہیں اور نہیں دیکھی"

(تاثراتِ قادیان ص۱۳۹)

مشہور مسلم مؤرخ و ادیب شیخ محمد اکرم ایم۔اے نے لکھا:۔

"احمدیہ جماعت کی تبلیغی کوششیں صرف انگلستان تک محدود نہیں بلکہ انہوں نے کئی دوسرے ممالک میں بھی اپنے تبلیغی مرکز کھولے ہیں۔ دنیا کے مسلمانوں میں سب سے پہلے احمدیوں اور قادیانیوں نے اس حقیقت کو پایا کہ اگرچہ آج اسلام کے سیاسی زوال کا زمانہ ہے لیکن عیسائی حکومتوں میں تبلیغ کی اجازت کی وجہ سے مسلمانوں کو ایک ایسا موقعہ بھی حاصل ہے جو مذہب کی تاریخ میں نیا ہے اور جس سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ یہ خیال قوم کے مطمح نظر کو بلند کر کے ایک نئی روحانی زندگی کا باعث ہوگا لیکن اس کے ایک حصے کی عملی تشکیل سب سے پہلے احمدیوں نے کی" (موجِ کوثر ص۲۰۳)

ایک غیر احمدی علامہ نیاز محمد خان فتحپوری ایڈیٹر نگار نے ۱۹۵۹ء میں جماعت احمدیہ کی کتابوں کو پڑھ کر اس کی تعریف میں لکھنا شروع کیا۔ اس کے رسالہ نگار سے تمام حوالے ایک کتاب میں شائع کر دیئے گئے ہیں۔ وہ حضرت مرزا صاحب کے دعویٰ مہدویت کے بارے میں لکھتے ہیں:۔

"اس سے انکار کی بھی کوئی وجہ نظر نہیں آتی جبکہ خود کلام مجید سے ہر زمانہ اور ہر قوم میں کسی نہ کسی ہادی و مصلح کا پیدا ہونا ثابت ہوتا ہے اور میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ مرزا صاحب جھوٹے انسان نہیں تھے۔ وہ واقعی اپنے آپ کو مہدی موعود سمجھتے تھے اور یقیناً یہ دعویٰ انہوں نے ایسے زمانہ میں کیا جب قوم کی اصلاح و تنظیم کے لئے ایک ہادی و مرشد کی سخت ضرورت تھی۔ علاوہ اس کے دوسرا معیار جس سے ہم کسی کی صداقت کو جان سکتے ہیں نتیجہ عمل ہے۔ سو اس بات میں احمدی جماعت کی کامیابیاں اس درجہ واضح و روشن ہیں کہ اس سے ان کے مخالفین بھی انکار کی جرأت نہیں کر سکتے ۔۔۔ اس وقت دنیا کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جہاں ان کی تبلیغی جماعتیں اپنے کام میں مصروف نہ ہوں اور انہوں نے خاص عزت و وقار نہ حاصل کر لیا ہو۔ پھر کیا آپ سمجھتے ہیں کہ یہ کامیابیاں بغیر انتہائی خلوص و صداقت کے آسانی سے حاصل ہو سکتی تھیں۔ کیا یہ جذبۂ خلوص و صداقت کسی جماعت میں پیدا ہو سکتا ہے اگر اُسے اپنے ہادی و مرشد کی صداقت پر یقین نہ ہو اور کیا وہ ہادی و مرشد اتنی مخلص جماعت پیدا کر سکتا تھا اگر وہ خود اپنی جگہ صادق و مخلص نہ ہو"

(نگار، اگست ۱۹۵۹ء)

پیارو بھائیو! جماعت احمدیہ خدا تعالےٰ کا لگایا ہوا پودا جو آج ایک درخت کی حیثیت اختیار کر چکا ہے جس کی شاخیں دنیا کے تمام ملکوں میں پھیل چکی ہیں اور وہ وقت دُور نہیں جب تمام دنیا پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کا غلبہ ہوگا۔

گزشتہ سال حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ جب شمالی امریکہ کے دورہ پر آئے تھے تو ایک پریس کانفرنس میں اس سوال کے جواب میں کہ آپ یہاں کے لوگوں کو کیا پیغام دینا چاہتے ہیں حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے فرمایا کہ:۔

"میرا پیغام یہ ہے کہ انسان، انسان سے محبت کرنا سیکھے۔ حقیقت یہ ہے کہ موجودہ زمانہ کی تمام خرابیوں اور مشکلات کی اصل وجہ یہ ہے کہ انسان نے انسان سے محبت کرنا چھوڑ دیا ہے۔ میں یہ پیغام لے کر آیا ہوں کہ صرف اور صرف اسلام کی بے مثال و لازوال تعلیم پر عمل پیرا ہو کر ہی انسان انسان سے محبت کرنا سیکھ سکتا ہے اور یہ کرۂ ارض امن و سلامتی کا گہوارہ بن سکتا ہے۔ میں جہاں بھی گیا ہوں میں نے لوگوں تک یہ بات پہنچانے کی کوشش کی ہے کہ اسلام آئندہ سو سال میں ساری دنیا میں پھیل جائے گا اور اب آپ کو بھی بتاتا ہوں کہ ایک صدی کے اندر اندر امریکہ میں رہنے والوں کی غالب اکثریت بھی اسلام کی حسین اور دل موہ لینے والی تعلیم کی گرویدہ ہو کر جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں حلقہ بگوشِ اسلام ہو جائے گی۔

میں یہ اس لئے کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں خود اسلام کے غالب آنے کی بشارت دی ہے اور وہ یہ قدرت رکھتا ہے کہ اسلام کو ساری دنیا میں غالب کر دکھائے۔"

حضرت مولانا ابوالعطاء مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یادیں!

(مکرم چوہدری محمد یار صاحب عارف مولوی فاضل سابق مبلغ انگلستان)

اخویم محترم حضرت مولانا ابوالعطاءؓ کی اچانک وفات سے جن اعزہ واحباب کو سخت صدمہ ہوا اُن میں سے ایک میں بھی ہوں۔ وہ مدرسہ احمدیہ کی پہلی جماعت سے آخری جماعت (ساتویں) تک اور پھر فاضل اجل، عالم بے بدل حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیرِ تربیت مبلغین کلاس میں میرے کلاس فیلو رہے اور پھر ہم نے عرصہ تک اکٹھے سلسلہ کا کام بھی کیا اور وہ ہر دوست کی وفات پر تعزیتی نوٹ لکھ کر جماعت کو دعا کی تحریک فرما دیا کرتے تھے اس لئے میری زندگی میں ایسا مرحلہ آیا کہ وفات قریب نظر آ رہی ہو تو یہ تسلی ہوتی کہ وہ وفات کے بعد دعا کی تحریک ضرور فرما دیں گے کیونکہ ان کی عمر بھی مجھ سے چھ ماہ کم تھی اور صحت بھی بظاہر اچھی تھی اس لئے میرا غالب خیال تھا کہ وہ مجھ سے زیادہ عمر پائیں گے۔

جب ہم (غالباً ۱۹۱۷ء میں) مدرسہ احمدیہ کی پہلی جماعت میں داخل ہوئے تو اُس وقت مولانا مرحوم اور میری قابلیت برابر تھی لیکن دو تین سال میں ہی وہ اپنی محنت اور توجہ کے سبب مجھ سے آگے نکل گئے اور جماعت میں اول آتے۔ آخری جماعت (ساتویں) کے بعد مولوی فاضل کلاس تھی۔ میں نے بوجوہ ساتویں جماعت کے ساتھ ہی ۱۹۲۳ء میں یونیورسٹی کے امتحان مولوی فاضل کی تیاری شروع کر دی اور دونوں امتحان دے دیئے۔ چنانچہ ساتویں جماعت کے امتحان میں مولانا مرحوم اول آئے اور میں سیکنڈ رہا لیکن یونیورسٹی کے امتحان میں میں پنجاب میں اول آ گیا۔ اس کا فائدہ یہ ہوا کہ دوسرے سال ۱۹۲۴ء میں جب میری کلاس نے یونیورسٹی کا امتحان دیا تو ہمارے مرحوم بھائی پنجاب میں اول آئے اور اس طرح ہم دونوں کی نیک نامی ہوئی۔

جیسا کہ احباب کو سلسلہ کے اخبارات سے علم ہو چکا ہے وہ طالب علمی کے زمانہ سے ہی خدمتِ دین میں مصروف ہو گئے تھے اور جب ہم لوگ چھٹیاں مناتے یا دوسرے مشاغل میں مصروف ہوتے تھے تو وہ جلسوں وغیرہ میں تشریف لے جاتے تھے اور پھر جلدی ہی مناظرے کرنے شروع کر دیئے۔

مرحوم نے بے اندازہ محنت کر کے بھرپور خدمت کی توفیق پائی۔ ہر قسم کی تقریری خدمت کے علاوہ شروع سے ہی ہر قسم کی تحریری خدمت بھی (جس کی تفصیل بیان کرنے کی گنجائش نہیں) اس شان سے سرانجام دی کہ مجھے وہ اپنے ہم عصروں میں منفرد نظر آتے ہیں اور پھر جوں جوں عمر بڑھی اپنے دوستوں، علماء سلسلہ اور دیگر احباب کی خدمت میں بھی کافی وقت صرف کرتے رہے۔ مکرم جناب ایڈیٹر صاحب ہفت روزہ "لاہور" نے لکھا ہے کہ ان کی تقریر شروع سے آخر تک یوں ہوتی تھی جیسے ریکارڈ پر سوئی لگا دی گئی ہو اور گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ بعد سوئی ہٹا لی گئی ہو۔ مجھے تو ان کی ساری زندگی ہی اس طرح معلوم ہوتی ہے کہ طالب علمی کے زمانہ سے ہی اُن کی زندگی کی سوئی خدمتِ اسلام و احمدیت کے ریکارڈ پر لگا دی گئی اور جب ان کی موت آئی تو گویا وہ سوئی ہٹا لی گئی۔

جب ہم مبلغین کلاس سے فارغ ہوئے اُس وقت تک بھی ہندوستان میں مذاہب کی جنگ زوروں پر تھی اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صداقتِ اسلام کے بیان کردہ دلائل کی اشاعت کا سنہری موقعہ تھا۔ چنانچہ ہمارے بھائی مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے اس میں وافر اور بھرپور حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائی اور خدا تعالیٰ نے محض ذرہ نوازی فرماتے ہوئے عاجز کو بھی ان کے ساتھ چند سال نمایاں طور پر خدمت کا موقعہ دیا۔ مناظرات اس کثرت سے ہوتے تھے کہ اکثر دفعہ ایک مناظرہ سے واپس قادیان پہنچے تو دوسرے کے لئے روانہ ہونا پڑتا تھا۔ حوالہ جات کے لئے کتابوں کے ٹرنک بند کے بند واپس ساتھ لے جاتے تھے۔ اُن دنوں جب مناظرہ میں ہم دونوں موجود ہوتے تو ایک صدر اور دوسرا مناظر ہوتا تھا۔ (صدر کا کام بروقت حوالہ دینا اور ہر طرح کا کنٹرول کرنا ہوتا تھا) مضامین مناظرہ تقسیم کر لئے

زیور کی زکوٰۃ کیلئے تاکیدی ارشاد

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ دو عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ ان کے ہاتھوں میں سونے کے دو دو کڑے تھے۔ حضورؐ نے فرمایا تم اس زیور کی زکوٰۃ ادا کیا کرتی ہو؟۔ دونوں نے کہا نہیں۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے کہا کیا تم پسند کرو گی کہ اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) تمہیں آگ کے کڑے پہنائے۔ انہوں نے جواب دیا (ہرگز) نہیں۔ آپ نے فرمایا تو تم ان کی زکوٰۃ ادا کرو۔ (کتاب الزکوٰۃ الفصل الثانی)

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکورہ بالا ارشاد کسی وضاحت کا محتاج نہیں ہے اس لئے نظارت ہذا ان بہنوں سے جن پر زکوٰۃ واجب ہے درخواست کرتی ہے کہ وہ ازراہِ کرم جلد از جلد ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب بہنوں کو اپنی رضامندی کی راہوں پر چلنے اور ناراضگی سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

پروگرام جلسہ سالانہ خواتین

جلسہ سالانہ کا پروگرام انشاء اللہ جلد ترتیب دے دیا جائے گا۔ بہنیں اور بچیاں جو تلاوتِ قرآن کریم کرنا چاہتی ہیں یا نظمیں پڑھنا چاہتی ہیں یا تقریر کرنا چاہتی ہیں وہ عموماً اس کی اطلاع جلسہ سالانہ کے بہت قریب دیتی ہیں جبکہ پروگرام بن چکا ہوتا ہے۔ اس لئے جو بہن یا بچی کسی بھی پروگرام میں حصہ لینا چاہیں وہ جلد از جلد اپنے ناموں، مکمل پتہ اور صدر لجنہ اماء اللہ مقامی کی تصدیق سے مطلع کریں۔ تقریر کی صورت میں عنوان اور وقت بھی لکھیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

جاتے تھے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس عرصہ میں ہم اس قدر کامیاب مناظر ثابت ہوئے۔ کہ جب ۱۹۳۱ء میں سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ہم میں سے ایک کو بلادِ عربیہ اور دوسرے کو انگلستان بھیجنے کا فیصلہ فرمایا تو حضور رضؓ کے بعض بے تکلف خادموں نے یہاں تک عرض کی کہ ان دونوں کو اکھٹے نہ بھیجا جائے ورنہ مناظرات میں ہمیں جو بالادستی حاصل ہے اس میں فرق آجائے گا لیکن خدا تعالیٰ کا سلسلہ انسانوں کا محتاج نہیں بلکہ ہم انسان اسی کے محتاج ہیں۔ چنانچہ ہمارے جانے کے بعد محترم ملک عبدالرحمٰن خادم مرحوم رضؓ اور مکرم مولوی محمد سلیم صاحب مولوی فاضل کو خدا تعالیٰ نے اس خدمت کے لئے منتخب فرمالیا۔

انگلستان سے میری واپسی ۱۹۳۵ء میں ہوئی اُس وقت مولانا مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فلسطین میں حیفا کے پاس کبابیر میں مقیم تھے ان سے ملاقات اور بلادِ عربیہ کی سیر کے لئے میں ایسے جہاز سے روانہ ہوا جو سکندریہ ہوتے ہوئے حیفا جانے والا تھا۔ چنانچہ وہاں قدیمی دوست رضؓ سے ملاقات ہوئی۔ چند دن اُن کے ساتھ وہاں رہا اور ان کے کام کو دیکھ کر یہ اندازہ ہوا کہ انھوں نے کس طرح ہمہ تن مصروف رہ کر اور جدوجہد کرکے شاندار کام کیا ہے۔ مرحوم بھائی رضؓ نے ہر وہ تاریخی چیز دکھائی جو دیکھنے کے لائق تھی چنانچہ ہم دونوں نے دیوارِ گریہ بھی دیکھی اور ناصرہ کی بستی بھی جہاں حضرت مسیح علیہ السلام پیدا ہوئے تھے۔ وہاں سے میرا پروگرام خشکی کے راستے دمشق اور بغداد ہوتے ہوئے بصرہ سے جہاز پر سوار ہونے کا تھا۔ اخویم محترم حضرت مولانا رضی اللہ تعالیٰ عنہ دمشق تک میرے ساتھ آئے اور مجھے عراق کی ایک بس سروس کے ذریعہ بغداد کے لئے روانہ کرکے واپس ہوئے۔ اللہ تعالیٰ میرے مرحوم بھائی رضؓ کو جزائے خیر دے۔ آمین!

غیر ممالک سے واپسی کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پروگرام کے مطابق مجھے تبلیغی کلکتہ کراچی جیسے بڑے شہروں میں جہاں انگریزی زبان میں بھی کام چلایا جا سکے۔ مقرر کیا جاتا رہا اور مولانا مرحوم رضؓ کو مرکز سلسلہ میں کام کرنے کے علاوہ جلسوں اور مناظروں کے لئے بھی بھجوایا جاتا رہا۔ ایک دفعہ مجھے کلکتہ جانے کا آرڈر مل چکا تھا کہ دہلی میں ایک مناظرہ کے لئے برادر مرحوم رضؓ بھی تیار ہوئے تو مجھے فرمایا کہ دہلی کے مناظرہ میں حصہ لے کر کلکتہ چلے جانا۔ چنانچہ ہم دہلی گئے۔ لال قلعہ کے میدان میں ایک سہارنپوری مولوی کے ساتھ مناظرہ ہوا۔ حاضری کافی تھی مولانا مرحوم رضؓ مناظر تھے اور میں صدر تھا۔ مکرم جناب مولوی غلام احمد صاحب فاضل بدوملہی بھی ہمارے ساتھ تھے۔

غرضیکہ بلادِ عربیہ سے واپسی پر بھی ہمارے مرحوم بھائی رضؓ پہلے کی طرح خدمتِ دین میں مصروف رہے۔ اور آہستہ آہستہ مرکز میں بھی کئی اہم ذمہ داریاں سنبھالیں۔ ہم کبھی کبھار جلسوں میں اکھٹے ہوجاتے تھے اور جوانی میں اکھٹے کام کرنے کی یاد تازہ ہوجاتی تھی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے بچھڑنے والے بھائی کو جس نے صحیح معنوں میں اور الفاظ کے مفہوم کے عین مطابق ساری زندگی اسلام اور احمدیت کی خدمت میں گزار دی۔ بے شمار رحمتوں اور فضلوں کا وارث بنا کر جنت میں بلند درجات عطا فرمائے۔ اور ہمارا بھی خاتمہ بالخیر فرمادے۔ آمین!

٥

یادگار تختی پر نام کندہ کرانے کا موقع

گیسٹ ہاؤس انصار اللہ کی عمارت پر نصب ہونے والی سنگِ مرمر کی یادگار تختی پر ۳۰۰ یا اس سے زائد رقم ادا کرنے والے معطی حضرات کے اسماء گرامی کندہ کروائے جارہے ہیں۔ جو احباب اپنا یا اپنے عزیزان مرحومین کے اسماء گرامی ایصال ثواب کے لئے یادگار تختی پر کندہ کرانا چاہتے ہیں ان کے لئے موقع ہے کہ وہ -/۳۰۰ روپے یا اس سے زائد رقوم ادا فرما کر اس فہرست میں اپنے نام شامل کرا سکتے ہیں۔

(قائدِ مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

پتہ درکار ہے

مکرم جمعدار مبشر احمد صاحب ولد چوہدری حسین خان صاحب وصیت ۱۱۴۴۲ آف حیدرآباد سندھ کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ اگر موصی خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی اور دوست کو ان کے پتہ کا علم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع فرما دیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

رمضان المبارک میں درس کا پروگرام

نام مدرس	نام متبادل	حصہ درس قرآن کریم
مکرم سید احمد علی صاحب	مکرم چوہدری محمد شریف صاحب	سورۃ فاتحہ آل عمران رکوع ۹
" شیخ مبارک احمد صاحب	" چوہدری محمد صدیق صاحب (لائبریرین)	سورۃ آل عمران ع تا مائدۃ (ختم)
" میر محمود احمد صاحب	" مولوی عبدالعزیز صاحب (بنگالی)	" انعام تا سورۃ انفال
" عبدالمالک خان	" سید جواد علی صاحب	" توبۃ تا " یوسف
" مولوی دوست محمد صاحب	" نورالحق صاحب تنویر	" رعد تا " کہف
" فضل الٰہی صاحب بشیر	" محمد احمد صاحب جلیل	" مریم تا " فرقان
" مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب	" قاضی مبارک احمد صاحب	" شعراء تا " سبا
" شیخ نور احمد صاحب منیر	" " "	" فاطر تا " زخرف
" بشارت احمد صاحب بشیر	" مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر	" دخان تا " تحریم
" مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم	" مولوی رشید احمد صاحب چغتائی	" ملک تا آخر

(ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

مرکزی امتحانات خدام

خدام کا امتحان ہوچکا ہے قائدین کرام اپنی اپنی مجالس کے حل شدہ پرچے بھجوائیں۔ اگر کسی مجلس کو پرچے نہ ملے ہوں تو اطلاع دیں تا پرچے بھجوادیئے جائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ضروری اطلاع

جماعت احمدیہ چک ۱۲۱ ج ب ضلع لائلپور ایک پرانی جماعت ہے جو پہلے گوکھووال کے نام سے مشہور تھی۔ اب ۱۹۷۱ء سے اس کا نام "حسن پور" رکھا گیا ہے۔ یہ چک لائلپور شہر سے ۵ میل کے فاصلہ پر شمال میں ہے۔ اور بذریعہ بس آسانی سے وہاں پہنچا جاسکتا ہے۔ گوکھووال نام کی جماعت چک ۲۰۶ ر ب پکا انار ریلوے سٹیشن کے قریب واقع ہے چک ۱۲۱ ج ب کو حسن پور کے نام سے یاد رکھئے۔

(عبدالسمیع حسنی صدر جماعت احمدیہ حسن پور چک ۱۲۱ ج ب لائلپور)

کارِ خیر میں حصہ لینے والے ایک مخلص دوست

محترم ملک عبدالحمید صاحب سنکوہی بلال گنج لاہور نے اپنی ایک خوشی کی تقریب پر الفضل کے پانچ خطبہ نمبر جاری کروائے ہیں جو مستحق احباب کے نام جاری کئے جاچکے ہیں جزاہ اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ محترم ملک صاحب کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور آئندہ بھی کارِ خیر میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین۔ (مینیجر "الفضل")

درخواست ہائے دُعا

میرے ابا جان سید ظہور احمد شاہ صاحب چیف ریجنل منیجر زرعی ترقیاتی بنک آف پاکستان کو پچھلے چند دنوں سے دل کی شدید تکلیف ہے احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں جلد سے جلد کامل شفاء عطا فرمائے آمین!

(سیدہ رفیقہ ظہور محلہ دارالرحمت غربی۔ ربوہ)

(۲) خاکسار کے والد صاحب مکرم میاں سلطان بخش صاحب ساکن کلر کہار ضلع جہلم ہفتہ عشرہ سے گولہے میں درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ تکلیف زیادہ ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

(منور احمد عارف محلہ دارالصدر شرقی ربوہ)

(۳) محترم فیاض محمد خان کرمانی آف فیاض ٹی سٹال بعض حالات کی وجہ سے عرصہ سے پریشان ہیں۔ احباب ان کے لئے دعا فرمائیں۔ (حسن طاہر بخاری واقف زندگی۔ دارالرحمت وسطی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موصیانِ کرام توجہ فرماویں

(۱) کسی موصی کی وفات پر اس کی تدفین کے بارہ میں صدر انجمن احمدیہ کے ریزولیوشن ۴۶ غ م / ۶۸-۶-۱۲ میں یہ فیصلہ مذکور ہے کہ:-

"صحیح طریق یہ ہے کہ ساری رقم ادا کریں یا پھر امانتاً دوسرے قبرستان میں دفن کریں جب رقم ادا ہو جائے مقبرہ میں دفن کریں۔"

(۲) صدر انجمن احمدیہ کے ریزولیوشن ۳۳ غ م / ۶۹-۵-۲۷ میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ:-

"اگر موصی اپنی زندگی میں حصہ وصیت ادا کر دے تو فبہا، ورنہ ریزولیوشن ۴۶ غ م / ۶۸-۶-۱۲ کے مطابق عمل ہو گا البتہ اگر ورثاء مجلس کارپرداز کے سامنے ایسی قطعی قابلِ اطمینان ضمانت پیش کریں جسے مجلس کارپرداز نقد متبادل تصوّر کرے تو ایسی صورت میں باجازت مجلس کارپرداز میّت کو امانتاً دفن کرنے کی بجائے براہِ راست بہشتی مقبرہ میں دفن کیا جا سکتا ہے۔"

لیکن اب مجلس کارپرداز حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اجازت لے کر ہی تدفین کی اجازت دے سکتی ہے اس لئے جس کفالت کو مجلس زرِ نقد کا صحیح متبادل تصوّر کرے گی اس کی تدفین کی سفارش حضور کی خدمت میں کر سکے گی ورنہ نہیں۔ نیز واضح رہے کہ:-

قبل ازیں حصہ جائیداد کی ادائیگی کے لئے ربوہ کی سکنی جائیداد کی کفالت قبول کر لی جاتی تھی مگر اب اس میں دقتیں ہیں اس لئے آجکل مجلس کارپرداز ربوہ کی سکنی جائیداد کی کفالت منظور نہیں کرتی اس لئے تمام موصیانِ کرام مطلع رہیں کہ اگر ان کی وفات پر ان کے حصہ جائیداد کی فوری ادائیگی نہ ہوئی تو ان کی تدفین امانتاً ہو گی اور حصہ وصیت ادا ہونے پر ہی بہشتی مقبرہ میں تدفین ہو سکے گی۔

لہٰذا موصیانِ کرام کو مندرجہ بالا قاعدوں کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے اور کوشش کرنی چاہیئے کہ اپنی زندگی میں ہی اپنی تمام جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی قیمت مکرم ناظم صاحب تشخیص جائیداد موصیان ربوہ سے تشخیص کروا کے اپنا حصہ جائیداد یکمشت یا ۸ ۱/۲ سال کے دوران باقاعدہ مساوی اقساط کی صورت میں اپنی زندگی میں ہی ادا کر دیں تا فوری طور پر تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں لائے جانے میں کوئی امر مانع نہ رہے۔

(صدر مجلس کارپرداز ربوہ)

تقریب شادی

بتاریخ ۱۱ رمئی ۱۹۷۷ء بعد نماز عصر عزیزم برادرم مہر منیر اختر صاحب سیال کملانہ ایڈووکیٹ ابن مکرم مہر نواب خان صاحب سیال کملانہ ریٹائرڈ تحصیلدار آف بستی وریام تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ ان کا نکاح ۵ ار اپریل ۱۹۷۶ء کو بعد نماز مغرب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت مسجد مبارک میں عزیزہ رفیقہ صداقت ملک صاحبہ ایم۔اے عربی بنت مکرم ملک محمد رفیق صاحب افسر حفاظت و صدر محلہ دارالصدر غربی ربوہ کے ساتھ پڑھا تھا۔ عزیزم مہر منیر اختر صاحب کے دادا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے اور علاقہ کی سیال قوم میں سے وہ پہلے بزرگ تھے جنہوں نے امام مہدیؑ کو پہچانا۔ عزیزہ رفیقہ صداقت ملک صاحبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی محترم عبداللہ خان صاحب افغان درویش قادیان آف خوست افغانستان کی نواسی ہیں۔

بارات جھنگ صدر سے روانہ ہو کر پونے بارہ بجے دوپہر محلہ دارالصدر غربی ربوہ پہنچی۔

تقریب رخصتی میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد افراد و خواتینِ مبارکہ نے شمولیت فرمائی۔ رخصتانہ کی تقریب زیرِ صدارت محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد خاکسار محمد علی خان بھروانہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعائیہ کلام پڑھ کر سنایا اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے دعا کرائی۔

دوسرے دن مورخہ ۱۲ رمئی ۱۹۷۷ء کو دعوتِ ولیمہ کا گرٹھ مہاراجہ ہاؤس جھنگ صدر میں بعد نماز مغرب اہتمام کیا گیا جس میں مقامی جماعت کے افراد کے علاوہ متعدد غیر از جماعت معززین نے بھی شمولیت فرمائی۔ اس تقریب کے اختتام پر محترم امیر صاحب ضلع جھنگ نے دعا کرائی۔ احبابِ جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اس شادی کو دونوں خاندانوں کے لئے مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین۔ (محمد علی خان بھروانہ واقفِ زندگی مربی سلسلہ حال منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات)

الفضل کی قیمت کے متعلق ضروری اعلان

قارئینِ کرام کو علم ہے کہ اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ کا رجحان دن بدن بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ اس اضافہ سے اخباری صنعت بھی غیر معمولی طور پر متاثر ہو رہی ہے اور اخراجات میں اضافہ کے پیشِ نظر ملکی اخبارات کو بھی قیمتوں میں اضافہ کرنا پڑا ہے۔ ہماری کوشش تھی کہ ہم الفضل کی قیمت میں مزید کوئی اضافہ نہ کریں چنانچہ ہم دیگر اخبارات کے مقابلہ میں نسبتاً کم قیمت پر ہی الفضل اپنے خریداران کو مہیّا کرتے رہے ہیں اس کی وجہ سے الفضل مالی لحاظ سے زیرِ بار چلا آرہا ہے، موجودہ گرانی کے پیشِ نظر الفضل کی قیمت میں کسی قدر اضافہ ناگزیر ہو گیا ہے چنانچہ ۱۸ رجون ۱۹۷۷ء سے الفضل کا چندہ حسبِ ذیل شرح کے مطابق وصول کیا جائے گا:-

سالانہ	-/۶۰ روپے کی بجائے	-/۷۰ روپے
ششماہی	-/۳۱ 〃 〃 〃	-/۳۶ 〃
سہ ماہی	۱۶/۵۰ 〃 〃 〃	-/۱۹ 〃
خطبہ نمبر سالانہ	-/۱۸ 〃 〃 〃	-/۲۰ 〃

فی پرچہ روزانہ ۳۰ پیسے کی بجائے ۳۵ پیسے
خطبہ نمبر فی پرچہ ۳۵ پیسے کی بجائے ۴۰ پیسے

ایجنٹ صاحبان بھی قیمت میں اضافہ نوٹ فرما لیں اور آئندہ اس کے مطابق ہی چندہ وصول کریں۔ بیرونی ممالک کے چندہ میں بھی اسی نسبت سے اضافہ شمار ہو گا۔

امید ہے کہ خریدار صاحبان موجودہ حالات میں اس اضافہ کو ناگزیر خیال فرماتے ہوئے حسبِ سابق تعاون جاری رکھیں گے اور آئندہ نئی شرح کے مطابق چندہ ارسال فرما کر ممنون فرماویں گے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

شکریۂ احباب و درخواستِ دعا

خاکسار کی بہو اور عزیزم شاہد احمد سلمہٗ کی اہلیہ عزیزہ خالدہ امینہ مرحومہ کی وفات پر اندرون و بیرونِ پاکستان کثرت سے احبابِ جماعت نے خطوط اور تاروں کے ذریعہ مجھ سے اور عزیز شاہد احمد سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کیا ہے۔ راولپنڈی کے احباب نے جنازہ ربوہ پہنچانے کے سلسلہ میں خاص امداد کی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عزیز شاہد احمد اور اس کے بچوں کو ازراہِ شفقت ملاقات کا شرف بخشا اور ہمدردی اور دعا سے نوازا۔ اسی طرح ربوہ کے احباب بالخصوص خواتین نے بکثرت گھر تشریف لا کر تعزیت کا اظہار کیا۔ بیرونی ممالک کی بعض جماعتوں نے نماز جنازہ غائب بھی پڑھی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ مَیں تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور سب کے لئے دعاگو ہوں۔ علیحدہ طور پر بھی خطوط کے جواب دئے جا رہے ہیں۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ خالدہ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور عزیز شاہد احمد اور اس کے دو چھوٹے بچوں کا خود حافظ و ناصر ہو۔

(علی محمد بی۔اے۔ بی۔ٹی۔ ربوہ)

ضرورت اکاؤنٹنٹ

خورشید یونانی دواخانہ میں کمرشل اکاؤنٹ جاننے والے ایک اکاؤنٹنٹ کی ضرورت ہے تجارتی حساب کتاب کے ماہر ریٹائرڈ دوست کو ترجیح دی جائے گی۔ تنخواہ تجربہ اور قابلیت کے مطابق ہو گی۔ درخواست امیر مقامی کی تصدیق سے ارسال فرماویں۔

المشتہر مینیجر خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

درخواستِ دعا

خاکسار اور میرے چند ساتھی ایک مقدمہ کی وجہ سے پریشان ہیں احبابِ جماعت باعزت بریت کے لئے دعا فرمائیں۔

(حسن دین۔ دارالنصر غربی ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴